سوال

ترا ضاب 330

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے افشاء راز پیغمبر خدا کا کیا جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ تحریم میں بتاکید توبہ دی ہے اور بعدہ اللہ تعالیٰ نے فعل کوان کے بلفظ کفر تعبیر فرما کر مثال ان ہر دو بزرگواروں کی ساتھ زنان نوح ولوط علیہ السلام کے دی ہے جو دونوں کافرہ تھیں اور وہ دو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

ىد!

ں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دو الزام قائم کیے گئے ہیں اور ان دونوں الزاموں کی نسبت قرآن میں نص صریح کے وجود کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

ن دونوں بیبیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش کیا اور اس وجہ سے اللہ نے توبہ کا حکم نازل کیا توجب تک ان کی توبہ قرآن سے ثابت نہ ہو۔ اس وقت تک قابل تسلیم نہیں۔

ِتعالیٰ نے ان دونوں بیبیوں کے فعل کی تعبیر بلفظ کفر کی ہے اور ان کی مثل زنان نوح اور لوط علیہ السلام کے ساتھ دی ہے۔

الزام اول دو وجہ سے مدفوع ہے۔

یں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا افشاء راز کیا بلکہ سورت تحریم میں پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے عتاب کے قالب میں خطاب فرمایا ہے کہ اپنی بیبیوں کی خاطر سے اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام کیوں کرتے ہو؟

َ...١... سورۃ التحریم

ں صلی اللہ علیہ وسلم! توکیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے؟ تو اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے)

ِاس کو معاف بھی کردیا اور فرمایا: وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (التحریم: 1)

ت بخشنے والا نہایت رحم والا ہے) اس کے بعد جن بیبیوں نے افشاء راز کیا، جس کا علم صحیح قطعی اللہ ہی کو ہے کہ وہ فلاں فلاں بیبیاں تھیں ان کا ذکر مبہم فرمایا:

ذَأَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ...٣... سورۃ التحریم

ب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر کوئی بات کہی پھر جب اس (بیوی) نے اس بات کی خبر دی) اس کے بعد افشاء راز کرنے والی بیبیوں کو توبہ کی ہدایت فرمائی:

تُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا...٤... سورۃ التحریم

ِکی طرف توبہ کرو (تو بہتر ہے) کیوں کہ یقیناً تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں)

س میں صلاح ومشورہ کی مدد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دوگی تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مولا خود اللہ ہے اور جبرئیل علیہ السلام اور صلحائے مومنین اور کل فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم بیبیوں کو طلاق دے دیں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اچھی اچھی

ﮨ...٥... سورۃ التحریم

رتم اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو یقیناً اللہ خود اس کا مددگار ہے اور جبریل اور صالح مومن اور اس کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں اس کا رب قریب ہے اگر وہ تمھیں طلاق دے دے کہ تمھارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں دے دے جو اسلام والیاں توبہ کرنے عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے

ی ان بیبیوں کو اگر حضرت طلاق دیتے تو بلاشک ان سے اچھی بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں اور جب نہ قرآن سے اور نہ کسی ایسی حدیث سے جو اہل السنۃ والجماعت یا شیعہ کے یہاں متمسک بہ ہو یہ بات ثابت ہوئی کہ ان بیبیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ ء

آیت کریمہ:

تُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ...٢٦... سورۃ النور

ِوسلم پر بعد واقعہ سورہ تحریم کے نازل ہوئی اور کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل نہ ہوئی جو شخص اس آیت کی تلاوت کے بعد ازواج مطہرات خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بشر بہ آیت کریمہ:

النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ...٣٢... سورۃ النساء

لو خباثت اور غیر تائب ہونے کا الزام دے گا، بلاشک وشبہ وہ شخص خبیث النفس اور بندہ ہوئی وہوس ہوگا۔

ف آیت کریمہ: إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ

، تامل کرنے سے صاف ظاہر تھا کہ جب اللہ نے خود توبہ کی ہدایت کی اور قبول توبہ اس شرط کی جزا مقدر فرمائی تو ضرور وہ حضرات تائب ہوئیں صراحتاً ان کی توبہ کے ذکر کرنے کی کلام میں کوئی حاجت نہ تھی (وان آیۃ طلقکن) وغیرہا تو نص ہے کہ بلاشک ان کی توبہ مقبول ہو کر مراتب و مدارج علیا سے سرفراز ہوئیں۔

از میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذکر صریح سے قرآن ساکت ہے بلکہ ان حضرات کی طرف افشاء راز کی نسبت صریح صرف حدیث کے رو سے کی جاتی ہے تو جب حدیث سے ان بیبیوں کا تعین قابل تسلیم سمجھا گیا تو پھر حدیثوں سے اور قابل اعتبار کیوں نہیں سمجھا جا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خبر کو سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ لوگوں نے مشہور کر دیا ہے تو ہم کہہ دیں کہ یہ بات غلط مشہور ہوئی ہے۔ آپ

ﷺ...[83]... سورۃ النساء

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں) نازل ہوئی۔

، حدیث میں سورت تحریم کے نزول کا واقعہ مروی ہے کہ جب آیت کریمہ:

ﷺ[28] وَاِن کُنتُنَّ تُرِدنَ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ وَالدَّارَ الاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلمُحسِنٰتِ مِنکُنَّ اَجرًا عَظِیمًا[29]... سورۃ الاحزاب

ل ہوئی یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیبیوں سے کہہ دو اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو ہم تم کو مال و متاع دیں اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کریں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو تم محسنات میں سے ہو اور بے شک اللہ نے محسنات کے لیے بہت بڑا ثواب مہیا کیا ہے

للہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پڑھ کر سنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر قبول کیا پھر اور بیبیوں سے بھی آیت کریمہ تلاوت کرنے کے بعد یہی جواب ملا پس جب ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین خصوصاً حن کا زوجیت

نُؤتِہَا اَجرَہَا مَرَّتَینِ وَاَعتَدنَا لَہَا رِزقًا کَرِیمًا[31]... سورۃ الاحزاب

م اس کا اجر دو بار دیں گے اور ہم نے اسکے لیے باعزت رزق تیار کر رکھا ہے) اور مشرف بہ آیت کریمہ:

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذہِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَہلَ البَیتِ وَیُطَہِّرَکُم تَطہِیرًا[33]... سورۃ التحریم

اہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے خوب پاک کرنا) ہیں اور انھوں نے دنیا اور زینت دنیا پر لات مار کر اللہ اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا ہے اور

فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلمُحسِنٰتِ مِنکُنَّ اَجرًا عَظِیمًا[29]... سورۃ الاحزاب

ں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے)

کی خلعت پہنی ہے تو اس سے زیادہ ان کی قبولیت توبہ اور ان کے محسنہ ہونے کا ثبوت قرآن و حدیث سے اور کیا ہو گا؟

م کی بیبیوں کو غیر تائب یا غیر محسنہ سمجھے لاریب خسر الدنیا والاٰخرۃ ہو گا۔ اگر ان بیبیوں نے سچے دل سے اللہ اور رسول دار آخرت کو اختیار نہ کیا ہوتا یا کسی فاحشہ مبینہ کی معاذ اللہ حضرت کی زندگی میں مرتکب ہوئی ہوتیں تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کے حال کی خبر اپنے رسول کو دیتا اور ان بیبیوں کو اپنے رسول کی صحبت ے

ذ الگے معاذ اللہ کسی فاحشہ مبینہ کا ارتکاب کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجیت سے اس کو نکال دیا یعنی طلاق دے دی اس وقت تک خیالات باطلہ ایسی مقدس بیبیوں کی نسبت ظاہر کرنا سخت جہالت ہے۔

افسوس ہزار افسوس کہ خیالات باطلہ اور توہمات رکیکہ سے ابرار کی اگر طرف برائیوں کا انتساب کیا جائے ہائے اتنا بھی پیغمبر کا لحاظ نہیں کہ پیغمبر کی بیبیوں کی شان میں یہ تہمت تراشیاں اور اپنے حقیقی عیوب کا تذکرہ اگر کسی سے سنیں تو اس کی جان کے دشمن ہو جائیں نعوذ باللہ من الجہل والحمق والکفر الزام ثانی

نے کسی جگہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کے کسی فعل کو بلفظ کفر تعبیر نہیں کیا اور نہ کسی بی بی کی مثال زنان نوح و لوط علیہ السلام کے ساتھ دی ہے اور بعض بیبیوں نے جو افشاء راز کیا وہ کوئی ایسے امر سے متعلق ہی نہ تھا۔

یہی تھی جو حدیثوں سے سنی و شیعہ دونوں کے یہاں ثابت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اذن لے کر باپ کے گھر کسی ضرورت سے گئی ہوئی تھیں اور ان کی غیبت میں ان کے فراش پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ اپنی لونڈی کی عزت افزائی کی۔ اسی دوران میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لو

لم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خاطر سے فرمایا کہ ہم نے ماریہ قبطیہ کو حرام کر لیا۔ اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا جس پر آیت کریمہ نازل ہوئی:

ا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ...[1]... سورۃ التحریم

ہ تعالیٰ عنہا نے کمال مسرت سے اور بمقتضائے اس جبلت کے جو عورتوں میں ہوتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہہ دیا کہ حضرت ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کو دنیا کے امور سے سمجھ کر اس کی اطاعت ضروری نہ سمجھا۔ یہ قصور فہم ہوا۔

ر علیہ وسلم کو رنج ہوا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے توبہ کی ہدایت فرمائی اور تہدید کی۔ بعض روایت میں وہ رازیوں مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج کے یہاں شہد پیا کرتے تھے اور بیبیوں پر یہ شاق گزرا تو صلاح کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں نے یہ بات کہی کہ آپ کے پاس سے

ت جو ظاہر کی گئی اس کو بیبیوں نے امور دین سے نہ سمجھا اور یہ نہ سوچا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ظاہر کر دینے میں اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج و اذیت ہوگی تو اللہ کا عتاب ہو گا۔ گو بات تو خفیف و حقیر ہے بات محبوب رب قدیر کی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت جو اس

یاً: معلوم ہو کہ شاید سائل نے تمھیں آیت کریمہ:

ﷺ...[10]... سورۃ التحریم

لوگوں کے لیے جنھوں نے کفر کیا نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان کی وہ ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں) سے سمجھا ہے کہ یہ آیت بھی اول سورۃ التحریم میں ہے اور اس میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عورتوں سے بحث ہے لہٰذا

ین کَفَرُوا"

ا ذ اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج طیبات کو اور ان کے فعل کو معبر بکفر سمجھا ان کی مثال امراۃ نوح و لوط کے ساتھ دی نعوذ باللہ من ذلک۔ حالانکہ سائل اگر اس قدر بھی خیال کرتا کہ یہ آیت آخر سورۃ تحریم میں ہے:

سَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعضِ اَزوٰجِہٖ...[3]... سورۃ الحریم

ول سورۃ میں ہے درمیان میں اور امور بحث ہے تو اس کا ذہن اس سوال کی طرف نہ جاتا اور ذی فہم پر تو یہ امر بخوبی منکشف ہے کہ:

ب اللّٰہُ مَثَلًا لِلَّذِینَ کَفَرُوا...۱۰... سورۃ التحریم

سے قبل یہ آیت کریمہ ہے :

مُ ۹... سورۃ التحریم

لی اللہ علیہ وسلم !کفار اور منافقین سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور ان کی جگہ جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے)

رُوا صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے اور الَّذِینَ اسم موصول جمع مذکر کے لیے ہے اس سے وہی کفار اور منافقین مقصود ہیں جن کا ذکر صدر آیت میں ہے زبردستی عورتوں کی طرف وہ بھی عورتیں مومنہ وہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی طرف ضمیر پھیر دی جائے تو اس کا کیا علاج ہے ؟ باقی رہی تمثیل ام

الیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار اور منافقین سے جہاد کا حکم دیا اور اس لیے کہ کفار اور منافقین میں اکثر عزیز و قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے میں امراۃ نوح اور لوط کی مثال بیان فرمائی کہ قرابت اور معیت نبی کی کافر و منافق کو م

اولاً : یہ کہ مرد پر جس قدر بار کفالت زوجہ کا اور اس کو تعلق زوجہ کے ساتھ ہوتا ہے اس قدر دوسرے قریب کے ساتھ نہیں ہوتا تو جب زوجہ کافرہ کی زوجیت نبی کے ساتھ کے باوجود بار کفالت و قوت تعلق کے کچھ مفید نہیں تو دوسری قرابت کا تعلق کافر کا نبی کے ساتھ کب مفید ہوگا ؟ اس کے ساتھ جہاد اور اس

ثانیاً : یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت ناقص العقل اور ناقص الفہم ہوتی ہے اس کی شان سے وقوع خطا اکثری ہے لہذا عورت کی گرفت بمقابلہ مرد کے مناسب نہیں ہے لیکن کفر و شرک وہ خطا افحش ہے کہ نبی کی بیبیاں جو اس میں بتلا ہوئیں تو ان کو نبی کی زوجیت باوجود عورت اور ناقص العقل ہونے کے کچھ کام

مُ ۹... سورۃ التحریم

ر تعالیٰ نے کافروں کے لیے مثال دی کہ کافر کو نبی یا ولی کی قرابت کام نہیں آتی تو مومن کی قرابت کافر سے مومن کو مضر ہوگی یا نہیں ؟ تو اس کا بتانا بھی مناسب مقام ہوا لہذا اللہ تعالیٰ نے امراۃ نوح و لوط کے بعد امراۃ فرعون اور حضرت مریم علیہ السلام کی مثال مومنین کے لیے دی ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔

...۱۲... سورۃ التحریم

، ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی جب اس نے کہا اے میرے رب !میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے ۔ اور عمران کی بیٹی مریم کی (مثال دی ہے) جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت

حاصل یہ کہ ایمان مضبوط ہونا چاہیے اگر ایمان مضبوط ہے تو نجات ہے ۔جس طرح زن فرعون کہ عورت ہو کر کامل الایمان تھیں تو فرعون کی زوجیت و معیت اور اس کا ظلم ان کے ایمان اور عاقبت کے لیے کچھ بھی مضر نہ ہوا اسی طرح جن لوگوں کا ایمان کامل ہے اگرچہ ان کے عزیز و اقارب کافر ہوں ۔ لیکن وہ ہر

الیں اس غرض سے دی گئی ہیں کہ کافر اور منافق سے جہاد میں تغافل و تکاسل بہ پاس قرابت نہ ہو اور دونوں مثالوں میں عورت ہی کی مثال دی گئی ۔ تاکہ مردوں کو غیرت آئے کہ ایمان میں پاس قرابت کیسا ؟ کافر باپ ہو اور خدا کی مقرر کی ہوئی شرائط پائی جائیں تو قتل کر دو ۔ اللہ کے دشمن کو زمین پر حتی الامکان

یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ...۱... سورۃ التحریم

للہ علیہ وسلم !تو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ تیرے لیے حلال کیا ہے ؟)

ا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے ساتھ ہوا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کو عفو کرکے بڑے بڑے مراتب اور مدارج عنایت فرمائے ۔ کما سبق ۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہ السلام کی مثل کے ساتھ ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مومنین کو تسکین دی کہ اگر مناف

سوال ۔ دوم : ۔

م (4/239) ۔

قالت : سمعت رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔یقول : « لا یذہب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزی» فقلت یا رسول اللہ، ان کنت لاظن حین انزل اللہ : ہُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ [1] قال : انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ، فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم "[2]

ی دنیا ختم نہ ہوگی اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا !جب تک کہ تم لات و عزی کو نہ پوجو ۔ کہا اما المومنین نے اے رسول اللہ !مجھے گمان تھا کہ جو مشرف بہ اسلام ہوا رستگار رہے ۔ فرمایا حضرت نے کہ عنقریب میرا گفتہ واقع ہوگا یعنی جس کے قلب میں برابر دانہ خردل کے ایمان نہ ہو ۔ اگرچہ بظاہر مومن ہوا اپنے دین آبا

اس کا مجمع البحرین سے نقل کی گئی ہے ۔ فقط اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لات و عزی کی پرستش کی اور طرف دین کفار کے اپنے کو رجوع کیا ۔ اگر یہ امر واقع نہ ہوا تو معاذ اللہ پیغمبر خدا پر جھوٹ فرمانا لازم آتا ہے اور اگر بموجب خبر کے صنم پرستی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صادر ہ

جواب ۔ میں نہیں جانتا کہ صاحب مجمع البحرین کون شخص اور کس پایہ کا آدمی ہے اور اگر سائل کی نقل صحیح ہے اور جو عبارت ترجمہ کی سائل نے نقل کی ہے وہ عبارت درحقیقت صاحب مجمع البحرین کی ہے تو صاحب مجمع البحرین محض ایک سادہ آدمی معلوم ہوتا ہے اس کے ترجمہ کو حدیث سے کچھ تعلق نہیں اور

ہ واحد مونث حاضر مضارع معروف اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مخاطب اور ضمیر مخاطب کو فاعل سمجھا ہے حالانکہ میزان پڑھنے والا طالب العلم بھی اس صیغہ کو ایسا نہ سمجھتا ۔ صیغہ واحد مونث غائب مضارع مجہول کا پڑھتا اور صیغہ واحد مونث حاضر مضارع معروف سمجھنے والے کو ہنستا اور کہتا کہ اگر حضر

حدیث کا ترجمہ صحیح بیان کر دیتے ہیں اس سے ناظرین غلطی سمجھ لیں گے اور سوال کا لغو ہونا جان جائیں گے ۔

ہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ رات اور دن ختم نہ ہو جائے گا جب تک لات و عزی پوجی نہ جائے گی ۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میں تو سمجھتی تھی کہ آیت کریمہ :

ہُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُولَہٗ بِالْہُدٰی وَدِینِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُونَ ۳۳... سورۃ التوبۃ

) یہ امر پورا ہونے والا ہے (یعنی سوائے دین اسلام کے کوئی دوسرا دین نہیں رہے گا اور آخر تک اسلام ہی کو قیام و اثبات رہے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایسا ہوگا جب تک اللہ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن جس کے دل میں دانہ خردل برابر بھی ایمان ہوگا

واسطہ ہے ؟ اگر ہم حسب زعم باطل سائل فرض بھی کر لیں کہ وہ صیغہ واحد مونث حاضر مضارع معروف کا ہے تو اس وقت حدیث کا مطلب یہ ہو جائے گا کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا !جب تک تم لات و عزی کو نہ پوجو گی اس وقت تک دنیا ختم نہ ہوگی اور وہ زمانہ وہ وقت ہوگا کہ اس وقت سوا بت پرست مشر

سوال ۔ سوم : ۔

ی (5/160) ۔

صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فاشار نحو مسکن عائشۃ فقال ہہنا ثلاثا من حیث یطلع قرن الشیطان "

لیہ وسلم نے طرف خانہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین بار کہ اس جگہ شاخ ابلیس کی ہے یہ حدیث ترجمہ مجمع البحرین سے لکھا گیا ہے اس حدیث سے صاف پایا جاتا ہے کہ اس کھر میں ضلالت بھری ہوئی تھی۔ اور یہاں پر شاخ ابلیس سے کیا مراد ہے اور سخت تردو کا مقام ہے کہ جس کھر میں شاخ ابلیس ہ

س حدیث میں لفظ "فتنہ "و"قام "کا سائل نے شاید غلطی سے نہیں لکھا ورنہ لفظ حدیث کا یوں ہے۔

نافع عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فاشار نحو مسکن عائشۃ فقال ہنا الفتنۃ ثلاثا من حیث یطلع قرن الشیطان[3]

عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطاب کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف تین بار اشارہ کر کے فرمایا: یہاں فتنہ ہو گا جہاں سے شیطان کا سینگ (شاخ) نکلے گا۔

اس حدیث میں قرآن ابلیس سے وہی مراد ہے جو سائل نے سمجھا ہے یعنی ضلالت وفتنہ باقی رہا حدیث کا مطلب تو اس حدیث میں ظاہراً تین احتمال ہیں۔

اول یہ ہے کہ طلوع ہونا قرن ابلیس کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مراد ہے۔

ل ثانی یہ ہے کہ قرن ابلیس سے معاذاللہ صاحب خانہ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات مراد ہے۔

ل ثالث یہ ہے کہ طلوع ہونا قرن ابلیس کا اس جانب سے مراد ہے.جس جانب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ممکن تھا اور وہ مشرق کی طرف تھا یعنی مشرق کی جانب سے فتنہ اٹھے گا۔

احتمال اول تو صریح باطل ہے جو سائل کے نزدیک بھی محل تردو ہے چوں کفر از کعبہ برخیز دکجاماند مسلمانی اور پھر باوجود اور احتمالات کے اس احتمال کو متعین کر کے ناحق تردو اور گمراہی میں کیوں پڑے؟

ل ثانی کے یقین پر باوجود احتمال ثالث کے کوئی دلیل نہیں خصوصاً یہ احتمال احتمال اول سے بھی زیادہ تردو میں ڈالتا ہے اور مومن کی شان سے بہت بعید ہے کہ اس احتمال کو متعین کرے اور کیونکر اس احتمال کو کوئی مومن متعین کر سکتا ہے کہ اس میں صریح اہانت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہے۔

صحیح ہوتا تو بعد علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی زوجہ کی صحبت ایک آن کے لیے بھی گوارا نہ کرتے چہ جائیکہ اور کثرت صحبت و محبت کی ہو اور تمام صحابہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ضلالت وفتنہ کا شعور ہو جاتا خصوصاً راوی اس حدیث کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی اکرام اور احترام حضہ

ند علیہ وسلم کا نہیں ہے بلکہ یہ لفظ راوی کا یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو کلمہ "ھنا" کی شرح میں مذکور ہوا ہے اور یہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ کی دوسری روایت میں اس کلمہ "ھنا" کی شرح میں یہ عبارت فرماتے ہیں۔

بیدہ نحو المشرق([4]ہ مسلم)

اللہ علیہ وسلم نے) اپنے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی طرف اشارہ کیا) خود بخاری نے کتاب الفتن میں انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی واقعہ میں یہ حدیث مرفوع روایت کی ہے

المشرق، یقول: ألاإن الفتنۃ ہاہنا من حیث یطلع قرن الشیطان[5]

عالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق کی طرف منہ کر کے یہ کہتے ہوئے سنا: خبردار!یہاں سے فتنہ اٹھے گا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا)

ضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یورپ ہی طرف تھا چنانچہ قسطلانی شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔

عائشۃ ای ہنا فقال ہنا ای جانب المشرق[6]

نہا کی طرف یعنی یہاں کہہ کر اشارہ کیا اور فرمایا: یہاں سے یعنی جانب مشرق سے) اس تحقیق سے اور ان تینوں روایتوں کے ملانے سے "کالشمس فی نصف النھار" روشن ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصود "ھنا" کی شرح میں جانب مشرق کی تعیین ہے نہ کہ تعیین مسکن عائشہ رضی اللہ تعا

ظہور فتنہ قرن ابلیس جانب مشرق میں.جس مقام سے ہو گا دوسری حدیث مرفوع سے وہ مقام بھی متعین ہے۔ یعنی نجد جو مدینے سے جانب مشرق ہے.بخاری نے کتاب الفتن میں انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

عمر رضی اللہ عنہما قال: (اللّٰھُمَّ بارک لنا فی شأمنا وفی یمننا. قالوا: وفی نجدنا؟ قال: اللّٰھُمَّ بارک لنا فی شأمنا وفی یمننا. قالوا: وفی نجدنا؟ قال: ہناک الزلازل والفتن، وبہا یطلع قرن الشیطان"[7]

انھوں نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا: اے اللہ!ہمارے شام میں برکت فرما۔ ہمارے یمن میں برکت فرما۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!ہمارے نجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ہمارے شا

نجد بفتح النون وسکون الجیم قال الخطابی نجد من جہۃ المشرق ومن کان بالمدینۃ کان نجدہ بادیۃ العراق ونواحیہا وہی شرق اہل المدینۃ"[8]

لی زبر اور جیم کی سکون کے ساتھ ہے امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نجد مشرق کی جانب ہے جو شخص مدینے میں ہو اس کا نجد بادیہ عراق اور اس کے نواحی میں آتا ہے اور وہ اہل مدینہ کا مشرقی حصہ ہی بنتا ہے اب بعد ان دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے احتمال ثالث اچھی طرح متعین ہو گیا ولا محذور فیہ۔

سوال چہارم:۔

نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بعد افشاء راز کے طلاق دیا اور طلاق عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بدست علی سپرد کیا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد جنگ جمل کے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دیا اور زوجیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے خارج کر دیا؟

بے اصل بات ہے۔ اگر دعوی ہے تو کسی کتاب معتبر کی روایت صحیح سے عام اس سے کہ وہ کتاب سنی کی ہو یا شیعہ کی ثابت کیا جائے اور اس دعوے کا جھوٹا اور اس قول کا اتہام محض ہونا اس شخص پر ظاہر ہو گا جس نے فریقین کی کتب معتبرہ اور روایات صحیحہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت اور وفا

سوال پنجم:۔

یہ کو پہلوے مبارک میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دفن ہونے دیا اور ان کے فرزند امام حسن کو اپنے جد امجد کے پہلو میں دفن ہونے سے باز رکھا بلکہ لاش حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر تیر باران کیا کہ کئی تیر ان کی کفن میں چسپاں ہو گئے۔ اگر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

تعجب اور افسوس کا تو یہ مقام ہے کہ ناحق دین و دنیا برباد اور خراب کرنے کو کیوں مقدس لوگوں پر تہمتیں وضع کی جاتی ہیں؟ کسی روایت صحیحہ قابل الاعتماد میں نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن ہونے نہ دیا اور اس قدر تیر باران کیا کہ کئی تیر کفن حضرت حسن رضی

ہے اور جب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس تہمت سے بری ہیں تو پھر اس بحث کی ضرورت باقی نہیں رہی کہ اس مکان میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دعویٰ رواثت تھا یا دعویٰ ملک۔ نفس الامر تو یہ ہے کہ دعویٰ وراثت آپ کو تھا ہی نہیں کیونکہ آپ خود حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

---

[1]۔ اصل سوال میں ایسے ہی مرقم ہے۔

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(2907)

[3]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2937)

[4]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (2905)

[5]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (6680) صحیح مسلم رقم الحدیث (2905)

[6]۔ ارشاد الساری للقسطلانی (198/5)

[7]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (9681)

[8]۔ ارشاد الساری (19/189)

[9] (141 144)

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

04